فساد و عدم فساد صوم کا معیار

مولانا مفتی ڈاکٹر عبدالواحد
جامعه مدنیه کریم پارك لاہور

یہ مقالہ 3 ابحاث پر مشتمل ہے جو کہ مرکزی عنوانات ہیں۔

(1) جوف دماغ اور جوف بطن اوران کے درمیان منفذ اصلی کا ادراک۔

(2) فساد و عدم فساد صوم کے اصول وضوابط۔

(3) مختلف احکام کے بارے میں علیحدہ تحقیقات۔

ذیلی عنوانات:-

بحث اول :-

1 ...... جوف بطن سے کیا مراد ہے؟۔

2 ...... جوف دماغ سے کیا مراد ہے؟

3 ...... دماغ کے اجواف وبطون ثلاثہ۔

بحث ثانی :-

4 ...... قوانین افطار۔

5 ...... الفطر مما دخل و لیس مما خرج

6 ...... ایک اعتراض اوراس کا جواب۔

7 ...... کسی بھی جوف میں داخلہ واستقرار مفسد صوم ہے۔

8 ...... آنکھ، کان اور ناک میں کسی چیز (دوائی وغیرہ) ڈالنے سے فساد صوم نہیں آتا۔

9 ...... مثانہ میں دواء داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

10 ...... قصبۃ الذکر کے راستے سے کوئی چیز داخل ہو کر چھپ جائے تو روزہ ٹوٹ جائیگا۔

11 ...... فرج داخل اور رحم میں کسی شئی کی داخل کرنے سے فساد صوم لازم آتا ہے۔

12 ...... جائفہ زخم میں دواء ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

13 ...... آمہ میں دواء ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

14...... مجری النفس (سانس کی نالی) میں کسی چیز کو داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

15 ...... دُبُر میں قدر حقنہ کے برابر کسی چیز کو داخل کرنا مفسد صوم ہے۔

علم تشریح الابدان کی جدید تحقیقات کی روشنی میں روزے کے فساد و عدم فساد کے چند منقولہ مسائل میں اشکال ہوتا ہے اور اشکال ہونے کا مبنیٰ یہ ہے کہ فقہاء نے ان مسائل کی جو توجیہ کی ہے وہ موجودہ تحقیقات سے مطابقت نہیں رکھتی۔

ومن أقطر في اذنه افطر لقوله ﷺ الفطر مما دخل و لوجود معنى الفطر وهو وصول ما فيه صلاح البدن الى الجوف ولا كفارة عليه لا نعدامه صورة ولو اقطر في اذنه الماء او دخله لا يفسد صومه لانعدام المعنى والصورة بخلاف ما اذا دخله الدهن (ہدایہ) وبسطه في الكافي فقال لأن الماء يفسد بمخالطة خلط داخل الأذن فلم يصل الى الدماغ شئ يصلح له فلا يحصل معنى الافطار فلا يفسد (فتح القدیر) اس کا حاصل یہ ہے کہ کان میں جو تیل ڈالا جائے وہ دماغ یعنی اس کے جوف تک پہنچتا ہے۔

جبکہ موجودہ تحقیق کے مطابق کان اور دماغ کے درمیان کوئی منفذ نہیں ہوتا جس کے ذریعے سے دواء دماغ تک نہ پہنچ سکے۔

(۲) **وفي التحقيق ان بين الجوفين منفذا أصليا الجوفين فما وصل الى جوف الراس يصل الى جوف البطن** (بحر صـ 279 جلد2) یعنی جوف دماغ اور جوف بطن کے درمیان منفذ اصلی ہے لیکن موجودہ تحقیق اس کے خلاف ہے۔

اشکال یہ ہے کہ فقہاء نے مسائل کی بناء پر جو تحقیقات کی تھی مشاہدہ اور جدید طرق تحقیق سے وہ معلومات اور تحقیقات ثابت نہ رہیں اور ان کے خلاف ثابت ہوا ہے تو کیا احکام بھی ان تحقیقات کے بدلنے سے بدل جائیں گے۔

اس تحریر کی ترتیب یوں ہوگی کہ اولاً جوف دماغ اور جوف بطن اور ان کے درمیان کسی منفذ اصلی کے ہونے کے بارے میں بحث ہو جائیگی۔ ثانیاً فساد و عدم فساد صوم کے لئے چند اصول ذکر کئے جائینگے اور ثالثاً مختلف احکام کے بارے میں علیحدہ علیحدہ تحقیق کی جائیگی۔

بحث اول :- جوف بطن سے کیا مراد ہے؟ اس سے مراد معدے اور آنتوں کا جوف ہے اور اگرچہ بطن کا اطلاق اس جوف پر بھی ہوتا ہے جو سینے سے نیچے ہوتا ہے اور جس میں اعضائے رئیسہ مثلاً معدہ، آنتیں، مثانہ، رحم، گردے وغیرہ قائم ہوتے ہیں یعنی وہ جوف جس کو (Abdominal Cavity) کہتے ہیں لیکن یہاں وہ مراد نہیں ہے اس پر اگرچہ کوئی تصریح تو نظر سے نہیں گزری لیکن اول معنی مراد لینے پر مندرجہ ذیل عبارات مؤید ہیں۔

(۱) **اما الحقنه والوجور فلانه وصل الى الجوف ما فيه صلاح البدن** (قاضی خان)

(۲) وهذا وما وصل الى الجوف او الدماغ من المخارق الاصلية كا لانف والاذن والدبر (بدائع)
ان عبارتوں میں جوف کا جوقریبی معنی ہے وہ معدہ اور آنتوں کا جوف ہی ہے اور صلاح بدن کا تعلق بھی اسی جوف سے ہے۔

(۳) فكانه وقع عند ابی یوسف رحمه الله ان بینه و بین الجوف منفذ ا ولهذ ا یخرج منه البول ووقع عند ابی حنیفة رحمه الله ان المثانه بینهما حائل والبول یترشح منه (ھدایہ)

اگر جوف سے دوسرا معنی یعنی Abdominal Cavity مراد ہوتا تو پھر شیخین کے درمیان اختلاف کی گنجائش نہ ہوتی کیونکہ مثانہ تو بلا شک وشبہ اس میں واقع ہی ہے اور اس میں کسی شئی کا داخلہ جوف بطن ہی میں داخلہ شمار ہوتا لیکن جب اختلاف واقع ہوا ہے تو معلوم ہوا کہ جوف بطن سے فقہاء کی مراد معدہ اور آنتوں کا جوف ہے۔

(۴) اس کو امداد الفتویٰ ص ۱۴۶ ج: ۲ میں جوف معدہ بھی کہا گیا ہے جو کہ جوف بطن کی گویا تفسیر ہے۔

(۵) وهو مبنی علی انه هل بین المثانة والجوف منفذ ام لا وهولیس با ختلاف فیه علی التحقیق فقالا لا و وصول البول من المعدة الی المثانة بالترشح .

جب یہ بات ثابت ہوئی کہ فقہاء کے کلام میں جوف یا جوف بطن سے مراد معدہ اور آنتوں کا جوف ہے تو اب یہ بات مزید جاننے کی ضرورت ہے کہ اس میں جوف بطن یا جوف معدہ کے درمیان اور مثانہ خواہ وہ مرد کا ہو یا عورت کا اور رحم اور دماغ کے درمیان جدید تشریح الابدان کی رو سے کوئی منفذ نہیں پایا جاتا۔ اگر چہ فقہاء ذکر کرتے ہیں کہ بعض صورتوں میں منفذ پایا جاتا ہے مثلاً جوف دماغ اور جوف بطن کے درمیان منفذ کے بارے میں بحر الرائق میں یوں ذکر ہے کہ وفی التحقيق ان بين الجوفين منفذا اصليا مثانہ اور جوف بطن کے درمیان منفذ کے بارے میں یوں ذکر ہے

(قوله ان اقطر فی احلیله لا) ای لا یفطر أطلقه فشمل الماء والدهن و هذا عندهما خلافا لابی یوسف (رحمه الله) وهو مبنی علی انه هل بین المثانة والجوف منفذ ام لا وهو لیس با ختلاف فیه علی التحقیق فقالا لا ووصول البول من المعده إلی مثانه بالترشح (بحر الرائق ص ۲۷۹ ج ۲)

واما الاقطار فی قبل المرأة فقد قال مشائخنا انه یفسد صومها بالاجماع لان لمثانتها منفذا فیصل الی الجوف کا لاقطار فی الاذن (بدائع الصنائع صـــ 93 جلد 2) فرج ورحم اور جوف معدہ کے درمیان کسی منفذ کے وجود کا ذکر اپنے پاس موجود فقہ کی کتابوں میں نہیں ملا۔

2 ...... جوف دماغ سے کیا مراد ہے؟ فقہ کی کتابوں میں تو اس کی تفصیل نہیں ملتی البتہ قدیم تشریح الابدان کے مطابق کتاب المائة للمسیحی میں یہ تفصیل مذکور ہے وبطون الد ماغ ثلاثه ثنتان فی مقدمه وواحد فی مؤخره و با لبطنین المقد مین یکون استنشاق الد ماغ للتنفس واخراجه اياه وهما یعدان و ینضجان الروح النفسانی ویصیران آلة للشم

بطرفيهما المنحدرين نحو المنخرين من سفل ويصيران مع ذلک شبیهین بالمجری الذی یصلح ان یخرج منه الفضول والبطن المؤخر یقبل الروح النفسانی بعد ان ینضحج فی البطنین المقدمین و هناک مجری ینفذ فیه هذا الروح من البطنین المقد مین الی البطن الموخر و شکل هذه البطون مستدیر ویوجدفی المجری الذی فیما بین البطنین المقدمین و بین البطن المؤخر جسم علی شکل الصنوبره من جوهر الغدد یملا الفضاء والخلل الذی فیما بین اقسام العرق العظیم الذی منه ینتسج اکثر الشباک المشیمیه التی فی البطنین المقد مین من الد ماغ وکل واحد من المنخرین والثقبین النافذین فی طول المنخرین الذین بهما یکون التنفس و اشتمام الروایح اذا هو بلغ الراس انتهی الی عظم سخیف الجرم وهو العظم الذی عنده ینتهی اطراف البطنین المقدمین من بطون الد ماغ وفی هذا العظم ثقب مختلفة المجاری شبیه بالا سفنجه یستفرغ فیها الفضول المنحدرة من الدماغ وهی المخاط الخ (ص ۵۶،۵۷) اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ دماغ کے اجواف وبطون (Cavities) تین ہیں۔دو دماغ کے اگلے حصے میں اور ایک پچھلے حصے میں۔اگلے دو اجواف سے دماغ سانس کو اندر اور باہر کرتا ہے اور ان ہی میں روح نفسانی پختہ ہوتی ہے یہی اجواف نتھنوں کی طرف اترنے والے اپنے اطراف کے ذریعہ سے سونگھنے کا کام کرتے ہیں او اسی کے ساتھ ساتھ فضلہ باہر نکلنے کا راستہ بھی مہیا کرتے ہیں روح نفسانی پختگی کے بعد یہاں سے ایک نالی کے ذریعے پچھلے جوف میں منتقل ہو جاتی ہے۔مذکورہ نالی میں غدود کے مادہ سے بنا ہوا صنوبری شکل کا جسم ہوتا ہے یہ جسم اس نالی نما رستہ کے پورے خلا کو اور اس بڑی رگ کی شاخوں کے درمیان کے خلل کو بھرتا ہے۔جس سے دماغ کے اگلے دو جوفوں میں موجود مشیمہ کے جال کا اکثر حصہ بنا ہوتا ہے نتھنوں کے طول میں سوراخ اور اگلے دو اجواف کے اطراف کے درمیان ایک کمزور سی کئی سوراخوں پر مشتمل ہڈی ہوتی ہے ان سوراخوں میں دماغ سے اترنے والا فضلہ یعنی بلغم جمع ہوتا ہے۔

لیکن جدید معلومات اس تفصیل کی تائید نہیں کرتیں۔

Olfectory nerves serving the sense of smell,have their cells of origin in the olfactory mucosn in the nasal cavity; this olfactory region comprises the mucosa of the superior nasal concha and the opposite post of the nasal septum.The nerve fibres originate the central or deep processes of the olfactory cells and collect into bundles which cross in various directions, forming a plexiform network in the mucosa, finally forming about 20 branches which traverse the cribriform plate in lateral and

medial groups and end in the glomeruli of the olfactory bulb.Each branch has a sheath consisting of duramater and pia-arachnoid,the former continuing into the nasal periosteam,the latter into the perineural sheaths of the nerve bundles.Tissue spaces in these sheaths connect with those in the nasal mucous membrane and with the subarachnoid space.

مندرجہ بالا انگریزی عبارت کا حاصل یہ ہے کہ ناک کے اوپری حصے پر پائی جانے والی جھلی سے بہت سی حاسہ شم کی اعصابی تاریں شروع ہوتی ہیں ان کے پھر تقریبا بیں مجموعے بن جاتے ہیں جو کہ چھلنی نما ہڈی (Plate Cribriform) کے سوراخوں سے گزرتے ہیں ہر مجموعے کے اوپر (Duramater) اور Pia-arachnoid کے نام کی تہیں ہوتی ہیں ان میں سے اول الذکر ناک کی ہڈی کے اوپر کی جھلی (Nasal Periosleum) کے ساتھ متصل ہو جاتی ہے جبکہ مؤخر الذکر کا اتصال اس مجموعہ کا احاطہ کی ہوئی جھلی کے ساتھ ہوتا ہے۔

غرض قدیم تشریح کے مطابق چھلنی دار ہڈی کے سوراخوں میں سے دماغ سے اترنے والا بلغم ومخاط ناک وحلق میں آ کر گرتا ہے جبکہ جدید تشریح کے مطابق ان سوراخوں سے حس شامہ کو دماغ تک لے جانے والی اعصابی تاروں پر مشتمل بیں مجموعے گزرتے ہیں اور اس کے بعد ان سوراخوں میں مزید کوئی جگہ نہیں ہوتی کہ ان سے بلغم (اگر چہ وہ ہوتا بھی نہیں ہے) نیچے اتر سکے کیونکہ ناک اور حلق پر چڑھی ہوئی تہیں اس کے لئے حاجب ہوتی ہیں بلکہ درحقیقت جو کچھ بلغم تیار ہوتا ہے وہ ان ہی تہوں میں تیار ہوتا ہے۔

جہاں تک کتاب المائۃ میں مذکور دماغ کے تین بطون کا ذکر ہے تو ان کے مقابلے میں جدید تحقیقات کی رو سے دماغ میں جو بطون و اجواف پائے جاتے ہیں وہ (Ventricles) کہلاتے ہیں یہ تعداد میں کل چار ہوتے ہیں جن میں سے دو (Lateral Ventricles) کہلاتے ہیں ان دو میں سے ایک ایک دماغ کے ہر نصیفے میں ہوتا ہے اس کا بڑا حصہ نصفئے کے وسط میں ہوتا ہے جس سے تین شاخیں نکلتی ہیں ایک آگے کو، ایک پیچھے کو اور ایک نیچے۔ ہر ایک (LateralVentricles) ایک منفذ کے ذریعے سے ایک اور جوف جس کو (Third Ventricle) کہتے ہیں کھلتا ہے۔ جو پھر آگے ایک اور جوف یعنی (Fourth Ventricle) میں جا کر کھلتا ہے۔ (دیکھئے تصویر) ان بطون یعنی Ventricles کے چھت کی جانب باریک شریانوں کا جال سے ہوتا ہے جس کو Choroid Plexus کہتے ہیں یہ جال اور انکو محیط خلیاتی تہہ دماغ کی جھلیوں کے مابین پائی جانے والی رطوبت (Cerebro-Spinal Fluid) کا منبع ہیں۔ اس رطوبت سے یہ تمام بطون (Ventricles) اور حرام مغز کے اندر پائی جانے والی وسطی نالی اور اسی طرح حرام مغز کے اردگرد جھلیوں کے درمیان پائے جانے والے خلا پر رہتے ہیں۔

حوالے کے طور پر مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

Ventricles of the Brain: The ventricles of the brain (f13.14 develop as expansions of the humen of the embryonic neural tube from a continuous fluid-filled system in the brain. The roof of each ventricle is thin and does not contain neurons. Each ventricle does, however, have network of capillaries called a chorroid plexus associated with its roof. These plexuces together with the ependymal calls that cover them, are the sites of production of cerebrospinal fluid. The fluid fills the ventricles of the brain, the central canal of the spinal cord, and the subarachnoid space. If air is injected into the ventricles, they become distinguishable on an X ray. This procedure is used to detect the presence of tumors or brain damage that distort the normal outlines of the ventricles.

Leteral Ventricles.

Within each cerebral hemisphere is a lateral ventricle that has its major portion located in the parietal lobe. Extensions from this portion protrude in to the forntal lobe (anterior horn), the occipital lobe (Posterior horn), and the temporla lobe(inferior horn). The lateral ventricles are separated from each other medially by a thin vertical partition called the septum pellucidum. Each lateral ventricle communicates with the third ventricle by a small opening called the foramen of Morno (interventricular foramen)

Third Ventricle.

The third ventricle is a narrow middle chamber in the diencephalon. The right and left masses of the thalamus form most of its lateral walls.

The massa intermedia (intermediate mass) passes through the ventricle. The third ventricle opens into the fourth ventricle by means of the cerebral aqueduct (aqueduct of Sylvius) of the mesencephalon.

Fourth Ventricle.

The fourth ventricle is a pyramidal cavity located in the hindbrain just ventral to the cerebellum. There are two openings in the lateral walls of the fourth ventricle called the foramina of Luschka. In the roof is a single opening, the foramen of Magendie. The ventricles communicate through these three openings with a space surrounding the brain and spinal cord (subarachnoid space). The fourth ventricle is continuous with the narrow central canal that extends the length of the spinal cord.

بحث ثانی:- فساد وعدم فساد صوم کے لئے چند اصول وضوابط:

(۱) شریعت کا مدار ان امور پر نہیں ہوتا جن کو معلوم کرنے کیلئے بہت کچھ تحقیقات وتدقیقات کی احتیاج ہو خصوصا تشریحی طبی تحقیقات کہ جن کے لئے عام طور پر انسان کے مردہ جسم کی چیر پھاڑ کرنی پڑتی ہے جو کہ خود ایک محظور شرعی ہے۔

نماز روزے کیلئے شریعت نے اوقات اور مہینے معلوم کرنے کیلئے علم فلکیات کی تحقیقات وتدقیقات کا مکلّف نہیں کیا بلکہ یہ کہہ کر کہ ہم تو امی امت ہیں۔ روزوں کیلئے چاند کی رویت کو مدار بنایا اور نمازوں کیلئے سورج کے طلوع وغروب اور اشیاء کے سایہ کو مدار بنایا اور یہ ایسے امور ہیں کہ ہر زمانہ اور ہر معاشرہ ومقام کے لوگوں کی ان تک باآسانی رسائی ہوسکتی ہے۔

اسی طرح روزے کے فساد وعدم فساد کے بارے میں طرز شریعت کا تقاضا یہ ہے کہ ایسا معیار ہونا چاہیئے جو تشریحی طبی تحقیقات و تدقیقات کا محتاج نہ ہو۔ نیز اگر ایسا نہ ہو تو اس میں یہ اندیشہ ہے کہ اگر کسی زمانہ میں پچھلی تحقیقات باطل ہو جائیں جیسا کہ اس دور میں ہوا ہے تو پھر ان پر مبنی احکام بھی بدلیں گے اور اس سے بڑا حرف آتا ہے۔

(۲) حدیث پر نظر کرنے سے ہمیں وہ سادہ سا معیار مل جاتا ہے جس پر ہم فساد وعدم فساد صوم کے احکام کی بناء کر سکتے ہیں بلکہ فقہاء کے نزدیک بھی اصل معیار یہی ہے جیسا کہ کتب فقہ سے واضح ہے وہ حدیث یہ ہے **انما الافطار مما دخل و لیس مما خرج** (روزہ اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو جسم میں داخل ہو اس چیز سے نہیں جو جسم سے باہر آئے) اور اس عموم سے جن صورتوں کی تخصیص کی گئی ہے شریعت نے ان کو بھی خود ہی بیان کر دیا ہے۔

(الف) روی ابو یعلی الموصلی فی مسنده حدثنا احمد بن منیع حدثنا مروان بن معاویه عن رزین البکری قال حدثنا مولاتنا یقال لها سلمی من بکر بن وائل انها سمعت عائشةؓ تقول دخل علی رسول اللہ ﷺ فقال یا عائشة هل من کسرة فاتیته بقرص فوضعه علی فیه فقالی یا عائشة هل دخل بطنی منه شئ کذلک قبله الصائم انما الافطار مما دخل ولیس مما خرج. ولجهالة المولاة لم یثبته بعض اهل الحدیث ولا شک فی ثبوته موقوفا علی جماعة ففی البخاری تعلیقا و قال ابن عباس وعکرمة الفطر مما دخل و لیس مما خرج واسنده ابن ابی شیبة فقال حدثنا وکیع عن الاعمش عن ابی ظبیان عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال الفطر مما دخل ولیس مما خرج واسنده عبدالرزاق الی ابن عباس رضی اللہ عنهما و قال انما الوضوء مما خرج ولیس مما دخل و الفطر فی الصوم مما دخل ولیس مما خرج وروی ایضا من قول علیؓ قاله البیهقی وعلی کل حال یکون مخصوصا بحدیث الاستقاء یعنی من ذرعه القئ وهو صائم فلیس علیه قضاء ومن استقاء عمدا فلیقض.

(ب) حدیث میں ہے ان رسول اللہ ﷺ کان یکتحل وھو صائم اور ظاہر ہے کہ سرمہ کا اثر حلق تک جا پہنچتا ہے لیکن یہ مفطر نہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ من قبیل المسام ہے اسی طرح روزہ دار کو غسل کرنے اور جسم پر تیل کی مالش کرنے کی اجازت ہے اس سے معلوم ہوا کہ مسام کے ذریعے سے جو چیز جسم میں داخل ہو وہ مفطر صوم نہیں ہوتی لہذا یہ بھی مذکورہ عموم سے مخصوص ہوا۔

تخصیص کی رعایت کے بعد اب مفطر صوم کسی شئی کا وہ داخلہ ہوا جو مخارق معتادہ وغیر معتادہ سے معروف ومقصود اجواف میں ہو۔

حاصل یہ ہے کہ فساد وعدم فساد صوم کیلئے جو سادہ سا معیار ہمیں ملتا ہے وہ یہ ہے کہ مخارق سے اگر کوئی شئی جسم کے کسی جوف کے اندر داخل ہو تو وہ مفطر صوم ہے الا یہ کہ ضرورت کسی موقع پر عدم فطر کی مقتضی ہو جیسا کہ ہم آئندہ ذکر کریں گے۔

حدیث وآثار صحابہ رضی اللہ عنھم سے ثابت ہونے والا یہ معیار شریعت کے منشأ واصول کے عین مطابق ہے اور اس کے لئے ہمیں طبی تحقیقات کی پیچیدگیوں میں الجھنا نہیں پڑتا۔ البتہ اگر طبی تحقیقات وتدقیقات اسکے موافق ہوتو یہ بات مزید اطمینان کا باعث ہوگی۔

نوٹ: یہاں ہم یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر فقہاء نے دلائل ذکر نہ کئے ہوتے تو ہم جیسے مقلدین کے لئے تو لب کشائی کی گنجائش ہی نہ تھی لیکن جب خود انہوں نے ازراہ مہربانی دلائل ذکر کئے اور یہاں تک کہ ایک موقع پر صاحب ہدایہ نے یہ کہا کہ هذا لیس من باب الفقه اور صاحب فتح القدیر نے لکھا کہ یفید انه لا خلاف لو اتفقوا علی تشریح هذا العضو تو انہی کی جانب سے ہمیں یہ گنجائش دی گئی کہ اگر تشریح کی تحقیقات فی الواقع کچھ اور ثابت ہوں تو احکام میں ان کے مطابق ترمیم کردی جائے کما هو المفهوم من اصول الافتاء)

اس موقع پر ہم ایک ممکنہ اعتراض کا جواب بھی دیتے ہیں جو کہ فقہاء کی عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل مفطر تو کسی شئی کا جوف معدہ میں داخل ہونا ہے۔

i قال فی البحر و التحقیق ان بین جوف الراس و جوف البطن منفذا اصلیا فما وصل الی جوف الراس وصل الی جوف البطن.

ii اما الحقنہ و الوجور فلانہ وصل الی الجوف ما فیہ صلاح البدن و فی القطور و السعوط لانہ وصل الی الراس مافیہ صلاح البدن (قاضی خان)

iii یفید انہ لا خلاف لو اتفقوا علی تشریح ھذا العضو فان قول ابی یوسف (رحمہ اللہ) بالافساد انما ھو بناء علی قیام المنفذ بین المثانۃ والجوف فیصل الی الجوف ما یقطر فیھا وقولہ بعدمہ بناء علی عدمہ والبول یترشح من الجوف الی المثانۃ فیجتمع فیھا (فتح القدیر)

لہذا اس مفطر کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کیوں نہیں کہتے کہ جن اعضاء مثلاً مثانہ ورحم اور جوف بطن کے درمیان منفذ نہیں ہے چونکہ ان اعضاء کے واسطے سے کوئی شئی جوف بطن تک نہیں پہنچتی لہذا ان اعضاء میں کسی شئی کے داخل ہونے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ جیسا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مثانہ میں کسی شئی کے داخل ہونے کے بارے میں عدم فساد کا حکم لگاتے ہیں۔ اسی طرح چونکہ کان سے جوف دماغ تک کچھ نہیں پہنچتا لہذا جوف بطن میں داخل ہونے کا کوئی امکان ہی نہیں ہوتا اور ایسے ہی معدہ میں بھی۔ لہذا مفسد صوم بس یہ رہ گیا کہ کوئی شئی جوف معدہ میں حلق یا دبر کے ذریعے سے داخل ہو یا جائفہ کے ذریعے سے اور بس اور بلاشبہ اس میں روزہ دار کیلئے بڑی آسانی ہے جو کہ شریعت کا منشأ بھی ہے۔

پھر اس حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قد دخل علی رسول اللہ ﷺ فقال یا عائشۃ ھل من کسرۃ فاتیتہ بقرص فوضعہ علی فیہ فقال یا عائشۃ ھل دخل بطنی منہ شئ کذلک قبلہ الصائم انما الافطار مما دخل ولیس مما خرج. اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل مفطر صوم جوف بطن میں کسی شئی کا داخل ہونا ہے۔

جواب: (۱) خود اسی حدیث میں اور دیگر روایات میں جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں قانون قاعدے میں ابہام ہے کیونکہ یہ واضح نہیں ہے کہ الفطر مما دخل میں مدخول فیہ سے کیا مراد ہے۔ آیا صرف جوف معدہ ہے جیسا کہ عام طور فقہی عبارات سے مفہوم ہوتا ہے۔ یا جسم کے تمام اجواف ہیں مثلاً جوف معدہ جوف مثانہ، جوف قبل ورحم جوف مجری النفس وغیرہ کہ جن کے لئے ظاہر جسم پر مخارق ہیں۔ اگرچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا حدیث کا اول حصہ پہلے معنی پر کسی درجے میں قرینہ بن سکتا ہے لیکن دیگر قرائن اور خود احتیاط کا پہلو دوسرے معنی کو مقتضی ہیں مثلاً

(۱) حضرت عائشہؓ کی حدیث کے اول حصے کا یہ جواب ہوسکتا ہے کہ ایک جوف کا ذکر اور دیگر اجواف کا عدم ذکر ان کے ذکر عدم کو مستلزم نہیں ہے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عباس کا قول ہے انما الوضوء مما خرج ولیس مما دخل و الفطر فی الصوم

ممادخل ولیس مما خرج اس تقابل کا تقاضا یہ ہے کہ مدخل ومخرج دونوں میں یکساں ہوں اور وضو میں مخرج تنہا جوف معدہ نہیں ہے بلکہ مثانہ بھی ہے اور فرج داخل اور رحم بھی ہے وغیرہ۔

(۳) ممکن ہے کہ فقہی توجیہات بعد کے فقہاء کی ہوں اور مجتہدین نے مسائل کی بناء صرف تشریحی تحقیقات پر نہیں بلکہ اور امور پر کی ہو۔

(۴) امام ابو یوسف رحمۃ اللہ کے بارے میں یہ بھی ملتا ہے و بعضهم جعل المثانة نفسها جوفا عند ابی یوسف رحمه الله اس سے معلوم ہوا کہ بعض فقہاء کے نزدیک مثانہ بھی ایسے ہی اصالۃ جوف ہے جیسا کہ جوف معدہ۔ اسی عبارت سے نمبر ۳ کی تائید بھی ہوتی ہے۔

حاصل یہ ہے کہ صرف جوف معدہ میں کسی شئی کا داخل ہونا مفطر صوم نہیں ہے بلکہ کسی بھی جوف میں داخلہ واستقرار مفسد صوم ہے۔

بحث ثالث :- علیحدہ علیحدہ اعضاء کے احکام

آنکھ کے بارے میں:- آنکھ اور ناک کے درمیان ایک باریک سا منفذ ہوتا ہے جس کو **Nose-Lacrimal Duct** کہتے ہیں اس کی وجہ سے جب ہم انکھ میں دوا کے قطرے ٹپکائیں تو وہ اس باریک سی نالی سے گزرتی ہوئی حلق میں آجاتی ہے اور دوا کا مزہ محسوس ہوتا ہے اس سے خیال ہوتا ہے کہ جب دوا حلق تک پہنچتی ہے تو اس کے بعد لامحالہ معدہ تک بھی پہنچتی ہوگی لہذا روزہ ٹوٹ جانا چاہیئے۔ اس کا جواب یہ ہے۔

(۱) شریعت نے اس کو قاعدہ انما الفطر مما دخل ولیس مما خرج سے مستثنیٰ کیا ہے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ ان رسول الله ﷺ کان یکتحل وهو صائم اور ظاہر ہے کہ سرمہ کا اثر بھی حلق میں محسوس ہوتا ہے کہ تھوک وبلغم میں سرمہ کی سیاہی نظر آتی ہے۔

(۲) مذکورہ بالا منفذ اتنا باریک ہوتا ہے کہ عام نظر سے اس کا ادراک بھی نہیں ہوسکتا لہذا یہ مثل مسام کے ہے اور مسام سے گزرنے والی چیز مفطر صوم نہیں ہوتی علامہ زیلعیؒ فرماتے ہیں ولئن کان عینه فهو من قبیل المسام فلا یفطره

(نوٹ) بعض اوقات اس باریک سی نالی میں ایک نلکی داخل کر کے پانی گزارا جاتا ہے تاکہ صفائی ہوجائے اس صورت میں چونکہ وہ نالی کی اب مسام کی حیثیت باقی نہیں رہتی لہذا اب جو پانی حلق میں جا کر معدہ میں جائے گا تو مفطر صوم ہوگا۔

کان کے بارے میں:- کان کے تین حصے ہوتے ہیں بیرونی، وسطی اور اندرونی۔ بیرونی اور وسطی کے درمیان ایک پردہ ہوتا ہے اور اسی طرح وسطی اور اندرونی کے درمیان بھی۔ باہر کے پردے سے کوئی تیل وغیرہ دماغ تک پہنچ جائے ایسا نہیں ہوتا کیونکہ کان اور جوف راس کے درمیان کوئی منفذ نہیں ہوتا۔ وسطی حصے اور حلق کے درمیان ایک نالی نما منفذ یعنی **Eustachian Tube** ہوتی ہے جو عام حالتوں میں تو کھلی ہوتی ہے لیکن کان کے بیرونی پردے کے پھٹنے کی صورت میں بند ہوجاتی ہے اور اس سے بالفرض اگر کچھ دوا نفوذ

بھی کرے گی تو وہ مسام میں سے نفوذ کرنے کے مثل ہوگی۔لہذا کان میں ڈالا گیا کوئی تیل وغیرہ نہ تو جوف راس میں داخل ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے واسطے سے جوف بطن میں جیسا کہ پہلے تفصیل گزر چکی ہے اس طرح فقہاء کی اپنی تعلیل کے مطابق تو روزہ نہیں ٹوٹنا چاہیئے۔

ہم نے جو معیار ذکر کیا ہے اس کا تقاضا ہے کہ کان میں کسی بھی شئی کے داخل ہونے سے روزہ ٹوٹ جانا چاہیئے خواہ وہ تیل ہو یا پانی ہو اور خواہ پانی خود بخود داخل ہوا ہو یا عمدا داخل کیا گیا ہو اور خواہ وہ جامد کی ایسی شکل ہو کہ جس کو جوف کان میں استقرار بھی حاصل ہوتا ہے مثلا سفوف وغیرہ۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث میں بطن کا لفظ ہے جو سینے کے نیچے کے نرم حصے (Abdomen) پر بھی بولا جاتا ہے لہذا ہم محض ان اجواف میں کسی شئی کے داخلہ اور استقرار کو کیوں نہ مفطر ٹھہرائیں جوف بطن میں واقع ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ بطن میں موجود اجواف کے علاوہ باقی بدن میں صرف دو جوف رہ جاتے ہیں یعنی مجری النفس (Respiratory tract) اور کان کے اجواف۔حدیث میں موجود لفظ بطن میں احتمال ہے کہ اس سے مراد جوف معدہ ہو جیسا کہ سباق سے معلوم ہوتا ہے۔اس احتمال کے ہوتے ہوئے پھر پیٹ و بطن کے دیگر اجواف اور کان کے جوف کے درمیان کچھ فرق نہیں رہتا۔نیز احتیاط بھی اسی کی مقتضی ہے کہ انکے مابین فرق نہ کیا جائے کیونکہ ائمہ حنفیہ کان میں تیل پڑنے پر روزے کے فساد کے بالاتفاق قائل ہیں۔

ہمارے نزدیک کان میں تیل ڈالنے یا پانی ڈالنے سے روزہ کے فاسد ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ علت دونوں میں یکساں ہے البتہ خود بخود پانی داخل ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔پانی کے بارے میں قاضی خان بھی تفصیل کے قائل ہیں اگرچہ علت میں فرق ہے۔

قال (القاضی خان) اذا خاض الماء فدخل اذنه لا یفسد صومه و ان صب الماء فیها و اختلفوا فیها والصحیح الفساد لانه موصل الی الجوف بفعله فلا یعتبر فیه صلاح البدن کما لو ادخل خشبه و غیبها الی آخر کلامه وبه تندفع الاشکالات ویظهر ان الاصح فی الماء التفصیل الذی اختاره القاضی رحمه الله (فتح القدیر)

کان میں خود بخود پانی کے داخل ہونے کی صورت میں عدم فساد کی یہ توجیہ ہوسکتی ہے کہ ایسا ہونا آدمی کے اختیار سے باہر ہوتا ہے اور روزے میں نہانے کی ضرورت ہوسکتی ہے فرض بھی، سنت بھی تبرید کیلئے بھی اباحت تو ہے پس غیر اختیاری ہونے کے باعث فساد کا حکم نہیں لگائیں گے۔جیسا کہ مکھی اگر خود بخود روزہ دار کے پیٹ میں چلی جائے تو استحسانا اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں ہے۔

جامد چیزوں کو کان میں داخل ہونے کی صورت میں حکم یہ ہوگا کہ اگر وہ کان میں جا کر چھپ جائیں اور باہر سے نظر نہ آئیں اور خود بخود باہر بھی نہ نکلیں تو روزہ ٹوٹ جائے گا البتہ اگر کوئی چھوٹا کنکر یا اس جیسی کوئی شئی داخل ہونے کے بعد خود بخود یعنی آلات و اوزار کی مدد کے بغیر باہر نکل آئے تو عدم استقرار کے باعث فساد صوم کا حکم نہ لگائیں گے۔

مثانہ کے بارے میں:- گردوں تک جو خون جاتا ہے اس میں سے پیشاب چھن کر دائیں بائیں کی نالیوں (Ureters) کے ذریعے مثانہ میں جمع ہوتا ہے اور وہاں سے بوقت ضرورت خارج ہوتا ہے مثانہ اور جوف معدہ کے درمیان قطعی طور پر کوئی منفذ نہیں ہوتا اس میں قدیم خیال کے برعکس مرد اور عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا۔

لہذا ہمارے پیش کردہ معیار کے مطابق کسی دوا وغیرہ کے مثانہ میں خواہ وہ مرد کا ہو یا عورت کا داخل ہونے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔یہی قول امام یوسف رحمہ اللہ کا بھی ہے البتہ توافق علت نہیں جو مضر نہیں ۔مزید براں بعض حضرات کا یہ قول بھی موجود ہے کہ ''وبعضهم جعل المثانة نفسها جوفا عندابی یوسف رحمه الله

قصبۃ الذکر (Penis) کے بارے میں:- مرد میں مثانہ سے لیکر پیشاب کی نالی کے سوراخ تک ایک لمبی سی نالی (Urethra) ہوتی ہے جس کا کچھ حصہ قصبۃ الذکر میں ہوتا ہے یعنی (Penile Urethra) اور کچھ حصہ پیٹ کے اندر ہوتا ہے یعنی Prostatic & Membranous Urethra عورت میں یہ نالی نسبتا چھوٹی ہوتی ہے اور جتنی بھی ہوتی ہے یعنی 4 سم وہ سب پیٹ میں پوشیدہ ہوتی ہے۔

(**نوٹ**) یہ بات معلوم رہے کہ عورت میں فرج خارج کے اندر جیسے فرج داخل کا سوراخ ہوتا ہے اسی طرح اس کے ذرا اوپر پیشاب کی نالی کا علیحدہ سوراخ ہوتا ہے۔ پیشاب کی نالی بھی چونکہ ایک مستقل جوف ہے لہذا وہ خواہ مرد کی ہو یا عورت کی اس میں کچھ داخل ہو کر چھپ جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔اس کی تائید اس تصریح سے بھی ہوتی ہے۔

وما نقل عن خزانة الاکمل فيما اذا حشا ذكره بقطنة فغيبها انه ينسد كاحتشائها مما يقضى ببطلان حكاية الاتفاق على عدم الفساد فى الاقطار ما دام فى قصبة الذكر ولاشك فى ذلك (فتح القدیر) خزانۃ الاکمل کی اس جزئیہ کے علاوہ صاحبین یا کم از کم امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا یہی قول ہے کہ اقطار الاحلیل سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے بھی اس کے موافق ایک روایت موجود ہے۔بدائع میں علامہ کاسانیؒ تحریر فرماتے ہیں۔ واما الاقطار فى الاحليل فلا يفسد فى قول ابى حنيفة وعندهما يفسد وروى الحسن عن ابى حنيفة مثل قولهما وعلى هذه الرواية اعتمد استاذى رحمه الله وذكر القاضى فى شرحه مختصر الطحاوى وقول محمد مع ابى حنيفة (ص:۹۳ ج:۲)

بعد کے فقہاء نے ان اقوال کی جو بھی توجیہ و تعلیل کی ہو ہمارے لئے اتنا کافی ہے کہ ہمیں ہمارا مطلوبہ حکم ائمہ احناف ہی سے حاصل ہے کہ اقطار فی الاحلیل مفسد صوم ہے اور ایسا مطلقا ہے مثانے میں داخل ہونے کی قید کے ساتھ مقید نہیں ہے البتہ ابن عابدین رحمۃ اللہ کا یہ کہنا وافاد انه لو بقى فى قصبة الذكر لا يفسد اتفاقا ولا شك فى ذلك وبه بطل ما نقل عن خزانة الاكمل لو حشا ذكره بقطنة فغيبها انه يفسد لان العلة من الجانبين الوصول الى الجوف وعدمه بناء على وجود المنفذ وعدمه لكن هذا يقتضى عدم الفساد فى حشو الدبر وفرجها الداخل ولا مخلص الا باثبات ان المدخل فيهما

تجلبه الطبيعة فلا يعود الامع الخارج المعتاد وتمامه فی الفتح .قلت الاقرب التخلص بان الدبر و الفرج الداخل من الجوف اذ لا حاجز بينهما وبينه فهما فی حکمه الفم والانف وان لم يکن بينهما وبين الجوف حاجزا الا ان الشارع اعتبرهما فی الصوم من الخارج وهذا بخلاف قصبة الذکر فان المثانة لا منفذ بها علی قولهما وعلی قول ابی يوسف وان کان لها منفذ الی الجوف الا ان المنفذ الآخر لمتصل بالقصبة منطبق لاينفتح الا عند خروج البول فلم يعط للقصبة حکم الجوف (صـ ۹۰اج:۲ردالمختار)

اگر چہ تشریح البدن کے اعتبار سے تو انکا یہ کہنا صحیح ہے کہ الا ان المنفذ الأخر المتصل بالقصبة منطبق لا ینفتح الا عند خروج البول لیکن جو مسئلہ انہوں نے ذکر کیا ہے وہ ائمہ کے قول سے مطابقت نہیں رکھتا کیونکہ اس صورت میں اقطار فی الاحلیل میں اختلاف کا ذکر ہی بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے بلکہ اختلاف صرف اسی صورت میں رہ جاتا ہے کہ شئی مثانہ میں داخل ہو اور اس کا علم بھی ہو جائے کہ وہ مثانہ میں داخل ہوگئی ہے اور ظاہر ہے کہ یہ بھی ہر ہر اقطار میں متعذر بلکہ ابن عابدین رحمۃ اللہ کے مطابق احلیل کے راستے مثانے میں کوئی شئی داخل ہی نہیں ہوسکتی۔ الا ان المنفذ الأخر المتصل بالقصبه منطبق لا ينفتح الا عند خروج البول اس صورت میں ابو یوسف رحمۃ اللہ کے نزدیک اقطار فی الاحلیل کے ذکر کا بے فائدہ ہونا اظہر ہے والـلازم بـاطل فالملزوم مثله لہذا امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مطلقا اقطار فی الاحلیل کو مفسد صوم سمجھنا ناگزیر ہے۔

۵۔فرج داخل اور رحم کے بارے میں: اگر چہ اپنے پاس موجود فقہ کی کتابوں میں یہ تصریح تو نہیں ملی کہ فرج داخل اور رحم اور جوف معدہ کے درمیان منفذ ہے لیکن فرج داخل اور رحم میں سے کسی شئی کے داخل و مستقر ہونے سے فساد صوم کا قول ضرور ملتا ہے۔ وکــذا (ای لم يفسد صومه) لوادخل اصبعه فی استه او ادخلت المرأة فی فرجها هو المختار الا اذا کانت الاصبع مبتلة بالماء او الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء او الدهن وقيل ان المرأة اذا حشت الفرج الداخل فسد صومها (البحرالرائق)

خود روزہ کی حالت میں (رحم میں) یہ چھلا چڑھانا مفسد صوم ہے'' (امدادالفتاویٰ)

جدید تحقیقات کی رو سے اگر چہ ان کے اور جوف معدہ کے درمیان کوئی منفذ نہیں ہوتا لیکن چونکہ یہ بھی ایک جوف ہے لہذا اس میں کسی شئی کے دخول واستقرار سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۶۔آمہ و جائفہ کے بارے میں: جائفہ کا وہ زخم جو معدہ یا آنت میں کھلتا ہو اس میں دوا ڈالی جائے اور وہ جوف معدہ تک پہنچ جائے تو اس سے روزہ کے ٹوٹنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

آمہ سر کے اس زخم کو کہتے ہیں جو ھڈی کو توڑ کر دماغ کے گرد جھلیوں (Meninges) تک پہنچ جائے۔یہ جھلیاں دماغ کا ہر طرف سے احاطہ کئے ہوئے ہوتی ہیں اور نیچے حرام مغز پر محیط جھلیوں کے ساتھ متصل ہوتی ہیں جوف دماغ کی تحقیق ہم پہلے کر چکے ہیں۔

موجودہ دور میں کھوپڑی کے اندر دماغ کی جگہ کو کھوپڑی کا جوف (Cranial cavity) کہتے ہیں لیکن چونکہ یہ دماغ سے پر ہوتی ہے اور اس کو جوف سمجھنا یا کہنا محض ایک طبی اصطلاح ہے لہذا احکام شرعیہ میں اس کا اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ آمہ میں دوا لگانے سے چونکہ دوا کسی مقصود و معروف جوف میں داخل نہیں ہوتی لہذا اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

صاحبین رحمہما اللہ بھی حکم یہی لگاتے ہیں اگر چہ انکے قول کی جو توجیہ کی گئی ہے وہ مختلف ہے یعنی **لعدم التيقن بالوصول لانضمام اا المنفذ مرة واتساعه اخرىٰ**

اسی طرح اگر زخم کی وجہ سے پیٹ کی کھال کٹ جائے لیکن زخم معدہ یا آنت تک نہ اترا ہو اور پھر اس زخم میں دوا لگائی ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ دوا کسی مقصود و معروف جوف میں داخل نہیں ہوئی ہے اگر چہ موجودہ دور میں علم تشریح والے اس کو بھی جوف بطن یعنی (Abdominal Cavity) کہتے ہیں یہ اصطلاحی جوف بھی معدہ اور آنتوں وغیرہ سے بھرا ہوا ہوتا ہے

۷۔ مجری النفس (سانس کی نالی) کے بارے میں:- جری نفس سینے میں داخل ہو کر مرحلہ وار کئی شاخوں میں تقسیم ہوتی ہے یہ خود ایک مستقل جوف ہے اس کے برعکس مری (کھانے کی نالی) سینے میں سے گزر کر پیٹ میں داخل ہو کر معدہ میں کھلتی ہے مجری نفس کا مری یا جوف معدہ کے ساتھ کچھ اتصال نہیں ہوتا۔

مجری نفس میں کسی شئی کو داخل کرنے سے فساد صوم کا قول فقہاء کرتے ہیں۔ **ومفاده انه لو ادخل حلقه الدخان افطر اى دخان كان ولو عودا او عنبرا لوذاكرا لا مكان التحرز عنه** (ردالمختار)

اى باى صوره كان الادخال حتى لو تبخرببخور فاواه الى نفسه واشتمه ذاكرا لصومه افطر لا مكان التحرز عنه وهذا مما يغفل عنه كثير من الناس ولا تتوهم انه كشم الورد و مائه والمسك لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح المسك وشبهه و بين جوهر دخان وصل الى جوفه بفعله امداد وبه علم حكم شرب الدخان ونظمه الشرنبلالى فى شرحه على الوهبانيه بقوله ويمنع من بين الدخان وشربه و شاربه فى الصوم لا شك يفطر (ردالمختار)

اور ظاہر ہے کہ دھواں یا دھونی یا بھاپ عام طور پر پیٹ میں نہیں داخل کی جاتی بلکہ مجری نفس کے ذریعے پھیپھڑوں میں داخل کی جاتی ہے اور قاعدہ ہے کہ سانس لینے کے دوران کھانے کی نالی بند ہوتی ہے اور جس وقت کچھ چیز نگل رہے ہوں تو سانس کی نالی کا مدخل بند ہو جاتا ہے یہ مسئلہ بھی ہمارے ذکر کئے ہوئے معیار کی تائید کرتا ہے۔ یہ قاعدہ جو ابھی ہم نے ذکر کیا اس کے لئے حوالہ ملاحظہ ہو

Upper Oesophageal Sphincter: The upper end of the Oesophagus is normally shut off from the pharynx,and there is resistance to the passage

of a gastroscope__ Normally this sphincter opens 0.2-0.3 Seconds after beginning of a swallow. remain open for 0.5-1.0seconds, and then closes.(Applied Physiology by samson wright).

۸۔دبر(**Anus**) دبر کے اندر کوئی چیز داخل ہونے کے بارے میں بظاہر متعارض احکام ملتے ہیں۔

(الف) أدخل اصبعه مبتلة بماء او دهن في دبره او استنجى فوصل الماء الى داخل دبره (يفسد الصوم)والحد الفاصل الذى يتعلق با لوصول اليه الفساد قدر المحقنة و قلما يكون ذلك.

(ب) أدخل قطنة او خرقة او محسبا او حجرا في دبره غيبها (يفسد الصوم) لانه تم الدخول (مراقی الفلاح)

بظاہر تعارض کی وجہ یہ ہے کہ پہلے مسئلے میں قدر محقنہ (جس کی مقدار چوڑائی میں پانچ سے چھ انگلیاں ہیں) کی قید لگائی گئی ہے جبکہ دوسرے مسئلے میں ایسا نہیں ہے۔مزید بریں جب قدر محقنہ کو شارع کی جانب سے فم کی طرح خارج کا حکم حاصل نہیں ہے اور وہ جوف کے ساتھ متصل و متعلق بھی ہے تو اس مقدار کی تخصیص کی کوئی وجہ نہیں بنتی۔

البتہ ان مسائل کی یہ توجیہ کی جاسکتی ہے کہ روزہ میں بھی پانی سے استنجا کرنے کا شرعی حکم موجود ہے اور دبر میں استنجا کا کچھ پانی داخل ہونے سے کلی احتراز متعذر ہے کبھی اجابت کے بعد دبر کے سوراخ کے زیادہ کشادہ ہونے کی بناء پر بھی پانی داخل ہو جاتا ہے اس مجبوری و ضرورت کے لئے حد فاصل قدر محقنہ کو قرار دیا جا سکتا ہے۔اسی ضرورت کے تحت اگر بواسیری مسے لٹک گئے ہوں اور استنجا کے بعد خشک کئے بغیر اوپر چڑھا لیا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

خاتمہ :اس ضرورت کے علاوہ اور صورتوں میں یعنی دوا یا تیل لگانے یا دبر کے اندر نلی کے ذریعے سے بواسیری یا کوئی اور مرہم لگانے سے یا روئی، پتھر، لکڑی کا ٹکڑا داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

اس عرضداشت میں ہماری یہ خواہش رہی ہے کہ جہاں تک ہو سکے منقولہ احکام کو برقرار رکھتے ہوئے کوئی توجیہ کی جائے اور الحمد اللہ سوائے ایک آدھ مو کے ہمیں کچھ عدول کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے نفس کی ظاہری و مخفی شرارتوں سے محفوظ رکھیں۔آمین